باب: 14

ابو عبیدہؓ بن الجراح

(Abu Ubaidah bin Jarrah rza, 594-639 AD)

آپ کا اصل نام عامر اور آپ کی کنیت ابو عبیدہ ہے۔ رسول کریمؐ نے آپ کو "امین الامت" کا لقب عطا کیا۔ آپ کے والد کا نام عبد اللہ ہے، لیکن دادا کی طرف منسوب ہو کر آپ "ابن الجراح" سے مشہور ہوئے۔ آپ، حضرت ابو بکرؓ کی دعوت پر اُن سے صرف ایک دن بعد مسلمان ہوئے۔ آپ کی والدہ اُمیمہ بنت غنم اصحاب سیّر کے مطابق مسلمان ہوئیں۔ قبولِ اسلام کے بعد قریش کے ظلم و ستم کے سبب دو مرتبہ آپ کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنی پڑی۔

ابو عبیدہؓ، بدر کے میدان میں اپنے پہلے امتحان سے اُس وقت گذرے جب انہیں اپنے والد کو، جو مشرکین کی طرف سے لڑنے آئے تھے، اپنے ہی ہاتھوں ہلاک کرنا پڑا۔ جنگِ اُحد میں آنحضرتؐ کے رخسارِ مبارک میں زرہ کی دو کڑیاں گھس گئی تھیں، ابو عبیدہؓ نے ان کڑیوں کو اپنے دانتوں سے پکڑ کر کھینچا جس سے خود آپ کے دو دانت شہید ہو گئے۔ آپ نے غزوۂ خندق میں بھی نمایاں حصہ لیا۔ 6ھ میں آنحضرتؐ نے آپ کو بنو ثعلبہ کی سرکوبی پر مامور فرمایا جس میں آپ کامیاب رہے۔ بیعتِ رضوان میں آپ نے بہ طور گواہ کے دستخط کیے۔ سنہ 8ھ میں ذات السلاسل بھیجی گئی پارٹیوں میں سے ایک پارٹی کا عَلَم (flag) ابو عبیدہؓ کو دے کر روانہ کیا گیا۔ اسی سال قریشی قافلوں کی نقل و حرکت پر نظر رکھنے کی ذمہ داری آنحضرتؐ نے ابو عبیدہؓ کے سپرد کی۔ اسی سال رمضان میں مکہ فتح ہوا۔ پھر حنین اور طائف کے معرکے ہوئے جس میں ابو عبیدہؓ نے نمایاں حصہ لیا۔

پہلی خلافت کے موقع پر تنازعہ کو ختم کروانے میں ابو عبیدہؓ کا اہم کردار تھا۔ حضرت ابو بکرؓ سے سب سے پہلے بیعت لینے والوں میں حضرت عمرؓ کے ساتھ آپ بھی تھے۔ سنہ 12ھ میں حضرت ابو بکرؓ نے شام پر کئی اطراف سے لشکر کشی کا فیصلہ کیا تو وہاں کے لیے تشکیل دی گئی چار پارٹیوں کا سپہ سالارِ اعظم حضرت ابو عبیدہؓ کو بنایا گیا۔ بعد میں اس مہم میں آپ کی خواہش پر ایک اور پارٹی کا اضافہ ہوا جس کے لیے خالدؓ بن ولید اپنی عراق کی جنگ کو چھوڑ کر آپ سے آن ملے۔ متحدہ فوج نے بصریٰ، فحل اور اجنادین کو فتح کر کے دمشق کا محاصرہ کر لیا۔

ان کا یہ محاصرہ تین ماہ تک جاری رہا۔ اس دوران حضرت ابو بکرؓ انتقال فرماگئے۔ یوں دمشق کی یہ فتح حضرت عمرؓ کے ابتدائی دور میں عمل میں آئی۔

دمشق میں شکست کے بعد رومیوں نے مسلمانوں کو روکنے کے لیے اپنی فوجیں اردن میں جمع کرنی شروع کر دیں۔ بالآخر سنہ 14 ھ میں فریقین کے درمیان جنگ شروع ہوگئی اور کئی خون ریز معرکوں کے بعد عیسائیوں کو شکست فاش ہوئی۔ اس طرح ابو عبیدہؓ کی سربراہی میں اردن کا پورا صوبہ بھی مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا۔ اس کے بعد ابو عبیدہؓ نے پہلے بعلبک کو فتح کیا۔ پھر آپ نے حمص کی طرف رخ کیا۔ سنہ 15 ھ میں مسلمانوں کو یرموک میں رومیوں سے ایک بار پھر بڑی جنگ کا سامنا ہوا۔ ابو عبیدہؓ کی سربراہی میں یہ جنگ بھی جیت لی گئی۔ یرموک کی فتح کے بعد تمام ملکِ شام، مسلمانوں کا مطیع ہوگیا۔

سنہ 18 ھ میں شام میں طاعون کی وبا پھیلی تو حضرت ابو عبیدہؓ بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکے۔ سفر آخرت پر روانہ ہونے سے پہلے آپ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو اپنا جانشین مقرر کر دیا۔

ابو عبیدہؓ اسلامی مساوات کا حد درجہ خیال رکھتے تھے۔ آپ کی نظر میں فوج کے ایک معمولی سپاہی کو بھی وہی عزت حاصل تھی جو ایک بڑے سے بڑے سردار کو ہو سکتی ہے۔ عبد اللہ ابن عمرؓ کا کہنا ہے کہ "۔۔۔ منکسر المزاجی اور اعلیٰ کردار میں قبیلہ قریش کی تین شخصیات بڑی ممتاز ہیں کہ جب ان سے کوئی معاملہ کرے تو وہ کبھی دھوکہ نہ دیں گے اور جب کوئی ان سے بات کرے تو وہ اس کو کبھی نہ جھٹلائیں گے۔ وہ تین شخصیات ہیں، حضرت ابو بکرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ۔۔۔"۔

حضرت ابو عبیدہؓ کی پوری زندگی زہد و بے نیازی کی ایک ایسی مثال ہے کہ جس کی نظیر شاذ و نادر ہی ملے گی۔ حضرت عمرؓ جب آپ کی قیام گاہ پر تشریف لے گئے تو وہاں ڈھال، تلوار اور اونٹ کے کجادہ کے علاوہ کوئی سامانِ راحت موجود نہ تھا۔ ابن سعدؒ کے بیان کے مطابق ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ "۔۔ کسی نے کچھ آرزو کی اور کسی نے کچھ، میری آرزو یہ ہے کہ ایک مکان ہوتا جو ابو عبیدہ جیسے لوگوں سے بھر دیتا۔۔"۔

Siddiqui Publications